ویلنٹائن ڈے

منانا عفت و پاکدامنی کو داغ دار کرنا ہے

اسلام دینِ فطرت ہے، محبت انسانی فطرت کا تقاضا ہے، اسی لئے اسلام نے محبت کرنے سے روکا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے محبت کرنے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے کے نیچے جگہ کا وعدہ فرمایا ہے، البتہ محبت کی حدود و قیود بتائی ہیں، محبت اللہ اور اس کے رسول سے ہو، اور ان کے ارشادات کے تحت والدین، بھائیوں، بہنوں، بیوی، اولاد اور نیک لوگوں سے ہو، اسلامی تعلیمات کے ہوتے ہوئے غیروں کی نقل کرنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

ویلنٹائن ڈے کی ابتداء

مغربی تہذیب میں ۱۴ فروری کو ایک شدید گندی اور بے حیائی والی رسم منائی جاتی ہے، اور اب اس بے حیاء رسم کے گندے جراثیم ہمارے معاشرے میں سرائیت کر چکے ہیں اور یہ رسم ہماری سوسائٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ جس میں امت مسلمہ کے بیٹے اور بیٹیاں ذوق وشوق سے حصہ لیتے ہیں اور اسکو زندگی کا حصہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سب کافروں کی نقالی ہے، جس کی حقیقت یہ ہے کہ اس دن کا تعلق قدیم بت پرستوں (رومیوں) کے ایک دیوتا کے مشرکانہ تہوار سے ہے، یہ تہوار ہر سال فروری کے وسط میں منایا جاتا تھا، اس تہوار میں کنواری لڑکیاں محبت کے خطوط لکھ کر ایک بہت بڑے گلدان میں ڈال دیتی تھیں، اس کے بعد نوجوان لڑکے ان میں سے انتخاب کرتے تھے، پھر وہ نوجوان لڑکے لڑکیاں شادی سے پہلے ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے ملاقاتیں کرتے، اور ایک دوسرے کو پھول اور دوسرے تحائف دیتے، عیسائیت کے مذہبی رہنماؤں نے اس مشہور بت پرستانہ رسم کو ختم کرنے کے بجائے اسے عیسائی لبادہ اوڑھانے کیلئے ایک پادری ''سینٹ ویلنٹائن'' کے تہوار میں بدل دیا، افسوس آج ہمارے معاشرے میں اس قبیح رسم کو اس قدر فروغ دیا گیا کہ پڑھے لکھے لوگوں کی اولادیں بھی اس کا شکار ہو گئیں، اور حیا اور پاکدامنی جو گناہوں سے بچنے کا ایک مسلمان کے پاس بہترین موثر ہتھیار تھا اس کا جنازہ نکلنے لگا، کاش! کہ یہ جوان اپنی ماں سے محبت کرتا جس پر اسکو ثواب ملتا، کاش! یہ اپنی حقیقی بہن سے محبت کرتا جس کی کفالت پر اللہ کے نبی ﷺ نے اسکو جنت کی بشارت دی، کیا ایک باحیاء جوان یا بیٹی کو اس طرح کی بات زیب دیتی ہے کہ غیر محرم سے تعلق قائم کر کے اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کریں اور شیطان کو خوش کریں؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ چاہئے تو یہ تھا ہم نبی اکرم ﷺ کی تہذیب اور ثقافت کو اس قدر غالب کرتے کہ غیر اقوام ہماری نقالی پر مجبور ہو جاتیں، کیا نبی کی تہذیب اور ثقافت میں کوئی کمی تھی کہ ہم نے اس کو معاشرے سے نکال دیا؟ اور نبی پاک ﷺ کے دشمنوں کی تہذیب کو سینے سے لگا لیا؟ کیا ہم مسلمان نبی ﷺ کو تکلیف تو نہیں پہنچا رہے؟ کیا ایمان کا یہی تقاضا ہے؟ آیئے ہم دیکھیں کہ اللہ اور نبی اکرم ﷺ نے ہم کو کس قدر پاکدامنی کا سبق دیا ہے۔

اپنا ایمان بچایئے

جاری ہے.....1

ویلنٹائن ڈے

حیاء و پاکدامنی قرآن کی روشنی میں

(۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اہل ایمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اہل ایمان عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔'' (سورۃ النور آیت نمبر 31/30)

(۲) عورتیں بلاضرورت شدید کے گھر سے باہر نہ نکلیں اگر نکلیں بھی تو جاہلیت کی زندگی کی طرح بن سنور کر نہ نکلیں۔ (سورۃ احزاب آیت نمبر 33)

بلکہ مسلمان عورتیں اسلامی زندگی اور امت کی مائیں ازواجِ مطہرات کی زندگی سامنے رکھیں، ہمارے لئے نمونہ امت کی مائیں ہیں جن کی پاکدامنی کو قرآن نے بیان کیا، جن کی پاکدامنی پر فرشتے بھی رشک کریں۔ غیروں کے نوجوان اور بیٹیاں جو اللہ اور رسول ﷺ اور امت مسلمہ کے دشمن ہیں ان کی تہذیب کسی طرح سے بھی ہمیں زیب نہیں دیتی۔

(۳) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً ایسا ہوگا کہ تم (یعنی میری امت کے لوگ) اگلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کروگے بالشت برابر بالشت اور ذراع برابر ذراع (یعنی بالکل ان کے قدم بقدم چلوگے) یہاں تک کہ اگر وہ گھسے ہوں گے گوہ کے بل میں تو اس میں بھی تم ان کی پیروی کروگے، عرض کیا گیا کہ اے خدا کے رسول ﷺ کیا یہود و نصاریٰ (مراد ہیں)؟ آپ نے فرمایا تو اور کون؟ (ابوداؤد) یعنی جو طریقہ بھی یہود و نصاریٰ نکالیں گے مسلمان ان کے نقش قدم پر نہ صرف چلیں گے بلکہ اس پر فخر محسوس کریں گے، اور اسلامی تہذیب حیاء اور پردہ داری کو عیب سمجھیں گے، اپنی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ اسی کو سمجھیں گے۔

جسم کے اعضاء کا زنا

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے کانوں کا زنا (غیر محرم) کی بات سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا غیر محرم کو چھونا ہے، پاؤں کا زنا غیر محرم کی طرف چلنا ہے، دل برائی کی آرزو اور تمنا کرتا ہے، شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (مشکوۃ شریف ج ۱ ص ۳۲)

بدنظری کے نقصانات

(۱) بدنظری سے ذہن کمزور ہوتا ہے۔ (۲) بدنظری سے رزق کی برکت ختم ہوجاتی ہے۔

(۳) بدنظری سے نیک اعمال کی توفیق چھن جاتی ہے۔

(۴) نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اللہ لعنت برسائے دیکھنے والے اور دیکھنے کا موقع دینے والے پر۔ (مشکوۃ ص ۲۷۰)
لعنت کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت ہمیشہ کے لئے دور ہو، اللہ کے غصے اور قہر کی اس پر پھٹکار ہو۔

(۵) بدنظری کو قرآن میں خیانت بتایا گیا اللہ کا ارشاد ہے۔

(۶) بدنظری سے چہرے کا نور ختم ہوجاتا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو ورنہ اللہ تمہاری شکلوں کو تبدیل کردے گا۔ (الترغیب والترھیب)

آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں

جاری ہے.....2

ویلنٹائن ڈے

اجنبی مرد اور عورت کا اختلاط کس قدر خطرناک ہے

(۱) اجنبی مرد اور عورت کا میلاپ نبی اکرم ﷺ نے اسقدر خطرناک بتایا اور فرمایا کہ اگر دو اجنبی مرد عورت ایک جگہ اکیلے میں جمع ہونگے تو تیسرا وہاں شیطان ہوتا ہے جو ان سے گناہ کروائے گا۔ (الترغیب والترھیب)

(۲) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک خنزیر جو نجس ہے اور وہ کیچڑ میں لَت پَت ہو کر آئے اور ایک آدمی کے جسم کی ساتھ ٹکراتا ہوا چلا جائے تو اتنا خطرناک اور برا نہیں ہے کہ جتنا ایک عورت کا مرد کے جسم کے ساتھ لگ جانا خطرہ کا باعث ہے۔ آج چچازاد ماموں زاد اور خالہ زاد وغیرہ سے ہاتھ ملانا اعلیٰ اخلاق سمجھا جانے لگا! اللہ کے نبی ﷺ جو ہمارے مشفق ہیں وہ اس خطرے سے ہمیں آگاہ کر رہے ہیں۔
(الترغیب والترھیب)

کیا ایک حیادار اور ایمان دار نوجوان کا یہی کام ہوتا ہے؟ نوجوان نسل نبی اکرم ﷺ کے فرمان سے کیوں غافل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک حیاء اور پاکدامنی ایمان کا حصہ ہیں جب زندگی پاک دامن نہ رہی تو ایمان کہاں بچا؟
(الترغیب والترھیب ۲۶۸ ج ۳)

کیا کوئی باحیاء بھائی یہ تصور کر سکتا ہے کہ کوئی سیاہ دل انسان اس کی بہن کے ساتھ اس طرح محبت کا ڈھونگ رچائے اور اسے محبت کا پھول پیش کرے؟ جب یہ نہیں چاہتا تو اس کو سوچنا چاہیے کہ جس لڑکی کیساتھ یہ رویہ اختیار کرے گا وہ بھی تو کسی کی بہن ہوگی.....؟ یاد رکھو! اگر دوسرے کی عزت کا خیال نہ رکھو گے تو اپنی عزتیں بھی محفوظ نہ رہیں گی۔

اے مسلمان جوانو! ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے حیا اور ایمان دو جڑوے (بھائیوں کی طرح) ہیں جب ایک زندگی سے نکل جائے تو دوسرا بھی نکل جائیگا۔
(الترغیب والترھیب ۲۶۸ ج ۳)

یعنی اگر حیاء نہ رہے تو ایمان بھی نہ رہا اور ایمان نہ رہا تو حیاء نہ رہی۔

اے امت مسلمہ کے جوانو ! سن لو تمہارے رسول ﷺ نے فرمایا:
جس میں حیاء نہ رہی اس میں ایمان بھی نہ رہا۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیاء کو کھینچ لیتا ہے۔
(ابن ماجہ بحوالہ الترغیب ۲۷۰ ج ۳)

خبردار! حیاء ایمان کا حصہ ہے

آیئے ہم ایمان دار اور باحیا ہونے کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے اس جرم عظیم سے اپنے آپ اور اپنی نسلوں کو بچانے کی فکر کریں۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے! آمین!